

أربعون حديثا فى فضل الصلاة

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعینِ نماز

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ



أربعون حديثا
فی فضل الصلاۃ

اربعینِ نماز

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور



نام کتاب: اربعینِ نماز

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com



فہرست مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع ونقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝﴾

(الجمعة: ٢)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝﴾ (الشوری: ٥٢)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَ یُسْمَعُ مِنْكُمْ وَ یُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((علم الحديث من أفضل القرب إلى رب العالمين و كيف لا يكون هو بيان طرق خير الخلق و أكرم الأولين و الآخرين .))

''رب العالمین کے نزدیک کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إن هذا العلم أدب اللّٰه الذي أدبه به نبيه ﷺ و أدب النبي ﷺ أمته به و هو أمانة اللّٰه على رسوله ليؤديه على ما أدى إليه .))[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ ......))[2]

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: ٢٦٦٨، عن زید بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے ......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منٰی میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَ تَأْوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَى الْحَقِّ ....))[1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هم أصحاب الحديث .))[2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِيْ یَرْوَوْنَ أَحَادِیْثِیْ وَ سُنَّتِیْ وَ یُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، كتاب الفتن، رقم الحديث: ٤٢٥٢.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧.

النَّاسَ .))[1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے یہ خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہدِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔جزاهم الله فی الدارین .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .))[2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب،عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء،عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فـی زمرة الفقهاء و العلماء'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''و کـنـت له یوم القیامة شافعا و شهیدا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قیـل لـه أدخـل من أي أبواب الجنة شئت'' کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١ـ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كتب في زمرة العلماء و حشر في زمرة الشهداء" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "الأربعون، الأربعينات" کے نام سے کتب مرتب کر دیں یعنی الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے "الأربعين في ارشاد السائرين إلى منازل المتقين" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے "أربعين في الجهاد و المجاهدين"، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) "أربعون حديثا في قواعد الأحكام الشرعية و فضائل الأعمال"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے "الأربعون الأحكامية"، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے "الأربعون المنتقاة من صحيح

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١ ۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: ٢٨-٤٦۔ شعب الإيمان للبيهقي: ٢/٢٧١، برقم: ١٧٢٧.

مسلم" اور ابو المعالی الفارسی نے "الأربعون المخرجة فی السنن الکبری للبیهقي" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اربعون حدیثا منتقاة من کتاب "الأدب المفرد للبخاری" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أحب الصالحين و لست منهم
لعل اللّٰه يرزقني صلاحا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبد الخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اربعینات جمع کی ہیں۔ "الأربعون في فضل الصلاة" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه و أهل طاعته أجمعين.

و كتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، و الصلاة و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین، و علی آله و أصحابه أجمعین، و بعد!

نماز دین اسلام کا رکن ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۰﴾

(البقرة: ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور جو بھلائی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔''

[۱]...... ((قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، رقم: ۸۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴.

نماز دین اسلام کا ستون ہے

[۲]...... ((عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ...... قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ.)) [1]

''سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرنا ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔''

نماز رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات ہے

[۳]...... ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا.)) [2]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی

[1] سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ٢٦١٦۔ مسند أحمد: ٥/٢٣١، رقم: ٢٢٠١٦۔ مصنف عبدالرزاق، رقم: ٢٠٣٠٣۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤٠٥.

طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا، جو آپ کو ناگوار گزرا اور ناگواری کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر نمایاں تھے۔ پھر آپ اٹھے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص (نماز میں اپنے) قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا، اس پر تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کیا اور فرمایا، یا اس طرح کر لیا کرو۔''

نماز اللہ کے قریب کرتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹﴾ (العلق: ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبر! ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانئے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجئے اور اس کا قرب حاصل کیجئے۔''

[٤]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا سجدے میں کثرت سے دعا کیا کرو۔''

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ١٠٨٣.

بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ (المائدۃ: ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے، اور زکوٰۃ دو گے، اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، اور ان کی مدد کرو گے، اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو گے، تو بے شک میں تمہارے گناہوں کو مٹا دوں گا، اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد و پیمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کرے گا وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔''

[۵]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو، اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، ہرگز نہیں یا رسول اللہ! ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، رقم: ۵۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۵۲۲.

وصیت نماز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ﴿۹۸﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾﴾ (الحجر: ۹۸ ـ ۹۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس آپ اپنے رب کی تعریف بیان کیجئے اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔''

و قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾﴾ (مريم: ۳۱)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تک زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے۔''

[٦]...... ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .)) [1]

''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری لمحات زندگی میں بوقت رحلت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام وصیت اور اُمت سے آپ کا آخری عہد و پیمان یہی تھا کہ وہ نماز کے متعلق اور غلاموں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈریں۔''

[٧]...... ((عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الوصايا، رقم: ٢٦٩٧ ـ إرواء الغليل، رقم: ٢١٧٨ ـ فقه السيرة، رقم: ٥٠١ ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .)) ❶

''سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی: تم اللہ کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز کو بھی قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ گئی اور شراب مت پینا کیونکہ وہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔''

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

[۸]...... ((عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ .)) ❷

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیاوی اشیاء میں سے مجھے میری بیویاں اور خوشبو پسند ہے، اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

نماز باعثِ بخشش ہے

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ (ابراهيم: ٤٠-٤١)

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الدعاء، رقم: ٤٠٣٤ـ إرواء الغليل، رقم: ٢٠٨٦ـ التعليق الرغيب: ١/١٩٥ـ مشكوٰة المصابيح، رقم: ٥٨٠ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحيح الجامع الصغير، رقم: ٣١٢٤ـ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرما لے۔ اے ہمارے رب! تو مجھے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو اس دن معاف کردے جب حساب ہوگا۔‘‘

[۹]...... ((قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.)) [1]

’’سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اور انہیں ان کے اوقات مقررہ میں پڑھے، اوران کے رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے، تو یہ بات اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لی ہے کہ اُسے بخش دے اور جو اس طرح نہ کرے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسے معاف کردے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔‘‘

روزِ محشر نماز کے بارے پرسش ہوگی

[۱۰]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ

[1] سنن أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤٢٥۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

وَتَعَالٰی: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ .))[1]

''سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ہر بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو ناکام و نامراد ہوگا، اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو کوئی نفلی عبادت ہے؟ اگر ہوئی تو نفل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔''

سنن راتبہ کی محافظت کا حکم

[۱۱]...... ((عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .))[2]

''سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص باقاعدگی سے بارہ رکعت سنتیں ادا کرے، اس کے لیے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے، ظہر سے پہلے چار رکعت، اور اس کے بعد دو

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ۴۱۳۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۱۹۔ مسند أبو داؤد طیالسی، رقم: ۴۱۹۔ مصنف ابن أبی شیبہ: ۲-۲۰۳، ۲۰۴۔ مسند أحمد: ۶-۳۲۶، ۳۲۷۔ صحیح ابن خزیمة، رقم: ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۳۹۲۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۲۴۵۱، ۲۴۵۲۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۳۱۱۔ ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رکعت، دو رکعت نماز مغرب کے بعد، دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔''

نبی کریم ﷺ کی نمازِ تہجد پر مداومت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد میں قرآن پڑھیے، یہ آپ کے لیے زائد نماز ہوگی۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو ''مقام محمود'' پر پہنچا دے گا۔''

[۱۲]...... ((عَنِ الْمُغِيْرَةِ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)) [1]

''سیّدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک کو ورم پڑ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''

نماز میں خشیت الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾﴾ (المؤمنون: ۱ ـ ۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اُن مومنوں نے فلاح پا لی جو اپنی نماز میں

[1] صحيح بخاری، کتاب التفسير، رقم: ٤٨٣٦.

خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔‘‘

[۱۳]...... ((عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى وَفِى صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ .)) [1]

’’سیّدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، نماز میں رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے چکی چلنے کی طرح آواز آرہی تھی۔‘‘

نماز دنیا سے بے رغبتی کا درس دیتی ہے

[۱٤]...... ((عَنْ أَبِى أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِى صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعْ الْإِيَاسَ مِمَّا فِى يَدَىِ النَّاسِ .)) [2]

’’سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی معظم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے مختصر الفاظ میں نصیحت کیجیے۔ نبی معظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو اور ایسی بات مت کرو کہ کل کو اس سے معذرت کرنی پڑے۔‘‘

---

1 سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب البکاء في الصلاة، رقم: ۹۰٤۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۷۵۳۔ مستدرك حاکم: ۱-۲٤٦۔ مسند أحمد: ٤-۲۵، رقم: ۱٦۱۳۱۲۔ ابن حبان، حاکم، ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

2 معجم کبیر للطبرانی: ٦-٤٤، رقم: ۵٤۵۹۔ الاصابة: ۳-۷۰۔ مسند احمد: ۵-٤۱۲، رقم: ۲۳٤۹۸۔ حافظ ابن حجر نے اس کے راویوں کو ’’ثقہ‘‘ اور شیخ شعیب نے اس کی سند کو ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت سنتیں ادا کرنے کا حکم

[۱۵]...... ((عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا .))❶

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازِ عصر سے قبل چار رکعتیں ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔''

نماز میں بھول جانے پر سجدہ سہو کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾﴾ (الناس: ۱ ـ ٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے حقیقی بادشاہ کی پناہ میں۔ انسانوں کے تنہا معبود کی پناہ میں۔ وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

[۱٦]...... ((أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ

---

❶ سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الصلاة قبل العصر، رقم: ۱۲۷۱ ـ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الأربع قبل العصر، رقم: ٤٣٠ ـ مسند أبو داؤد طيالسی، رقم: ۱۹۳٦ ـ مسند أحمد: ۲/ ۱۱۷ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقی: ۲/ ٤٧٣ ـ شرح السنة، رقم: ۸۹۳ ـ صحيح ابن خزيمه، رقم: ۱۱۹۳ ـ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٤٥٣ ـ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' اور علامہ البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

فَـإِذَا قُـضِـىَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِىَ التَّثْوِيبُ أَقْبَـلَ يَـخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَـكُـنْ يَـذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَّدْرِى كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان دُور بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سن لے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، پھر جب اقامت ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب اقامت ختم ہوتی ہے تو واپس پلٹ آتا ہے، حتیٰ کہ انسان کے خیالات میں گھس جاتا ہے، اور اسے ایسی ایسی چیزیں یاد دلاتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں نہیں ہوتیں، حتیٰ کہ اسے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

نماز انسان کو راحت پہنچاتی ہے

[۱۷]...... ((عَـنْ سَـالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِى صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا .)) ❷

''سالم بن ابوالجعد سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خزاعہ (قبیلہ) کے

❶ صحيح البخاری، کتاب السهو، باب اذا لم يدر كم صلى ...... الخ، رقم: ١١٧٤ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل الاذان، رقم: ٣٨٩.

❷ سنن أبو داؤد، كتاب الأدب، باب فِي الصلاة العتمة، رقم: ٤٩٨٥ـ المشكاة، رقم: ١٢٥٣ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

ایک شخص نے کہا: کاش! میں نماز ادا کر لیتا اور راحت حاصل کر لیتا۔ یوں لگا جیسے بعض لوگوں نے اس کی بات کو معیوب سمجھا تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے اے بلال! نماز کی تکبیر کہو اور ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔''

گھر والوں کو نماز کا حکم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طه: ١٣٢)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی اس کی پابندی کیجئے۔''

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ﴾ (مريم: ٥٥)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔''

[١٨]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ.)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو بھی جگائے، اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنے خاوند کو بھی جگائے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب قيام الليل، رقم: ١٣٠٨ـ صحيح أبو داؤد، للألباني: ١-٣٥٨.

اولاد کو نماز کی تعلیم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ﴾

(لقمان: ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہا:) اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، بھلائی کا حکم دے، اور برائی سے روک، اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ سارے کام بڑی ہمت کے اور ضروری ہیں۔''

[۱۹]...... ((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .))[1]

''جناب عمرو اپنے باپ شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم کرو، جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو، اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔''

بے نماز مشرک ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴾ (الروم: ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسی سے ڈرو، اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: ٤٩٥۔ صحيح أبو داؤد، للألباني: ١-١٤٤۔١٤٥.

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲﴾ (التوبة: ۱۱-۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتیں جاننے والوں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور اگر وہ معاہدہ کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو سردارانِ کفر سے جنگ کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید کہ وہ (اپنی کافرانہ حرکتوں سے) باز آ جائیں۔''

[۲۰]...... ((عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ.)) [1]

''سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے سنا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ بے شک بندے اور شرک وکفر کے درمیان فرق قائم کرنے والی نماز ہے۔''

[۲۱]...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ۲٤٧ ـ سنن ترمذى، كتاب الإيمان، رقم: ۲٦١٩.

[2] صحيح بخارى، كتاب الايمان، رقم: ۲٥ ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ۲۲.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کریں، اور زکاۃ ادا کریں۔ پس جس وقت وہ یہ کام کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیں گے، سوائے اسلام کے حق کے۔ (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔''

[۲۲]...... ((عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِءَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا .)) [1]

''اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے کہ جن کو تم پہچانو گے بھی اور انکار بھی کرو گے، جس نے پہچان لیا وہ بری ہو گیا، اور جس نے انکار کر دیا وہ سلامت رہا، سوائے اُس کے جو شخص ان سے راضی ہو گیا اور جس نے ان کی پیروی کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں تم ان سے لڑائی نہ کرو۔''

تارکِ نماز کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝﴾ (المدثر: ۴۰-۴۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے، مجرمین

[1] صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب وجوب الإنکار علی الأمراء فیما یخالف الشرع ......، حدیث رقم: ۱۸۵٤.

سے تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔''

[۲۳]...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ .)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز نماز کے متعلق گفتگو کی اور ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی حفاظت کی، نماز روزِ قیامت اس کے لیے نور، برہان اور ذریعہ نجات ہوگی، اور جس کسی نے نماز کی حفاظت نہ کی تو روزِ قیامت نماز اس کے لیے نہ دلیل، نہ نور اور نہ ہی وسیلہ نجات ہوگی۔ اور قیامت کے دن اُس کا حشر قارون، فرعون، ھامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝﴾ (البقرة: ٤٣)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

[۲٤]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَثْقَلَ

[1] مسند أحمد، رقم: ٦٥٧٦۔ سنن دارمی، رقم: ٣٠١۔ صحیح ابن حبان، رقم: ١٤٦٧۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' اور شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

صَـلٰـوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان کا کتنا زیادہ ثواب ہے (اور چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ موذن سے کہوں کہ وہ تکبیر سے نماز کھڑی کرے اور جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے، میں ان پر ان کے گھر جلا دوں۔''

نماز سنت کے مطابق ادا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (الحشر: ٧)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو تمہیں رسول دیں، وہ لے لو، اور جس سے روکیں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔''

[٢٥]...... ((عَـنْ أَبِـي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَـحْـنُ شَبَبَةٌ مُتَـقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَومًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ

[1] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء فى الجماعة، رقم: ٦٥٧ ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١٤٨٢.

اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ .)) [1]

''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب ہم عمر اور نوجوان ہی تھے۔ آپ کی خدمت اقدس میں ہمارا بیس دن و رات قیام رہا۔ آپ بڑے ہی رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے وطن واپس جانے کا شوق ہے تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے بتایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب تم لوگ اپنے گھر جاؤ اور ان گھر والوں کے ساتھ رہو اور انہیں بھی دین سکھاؤ اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کا حکم کرو اور ارشاد فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔''

[۲۶]...... ((عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ الْوُضُوءِ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ .)) [2]

سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا اور جب وہ وضو سے فارغ ہوئے تو آخر میں اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

[۲۷]...... ((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ٦٣١.

[2] مسند أحمد: ١٦١/٤۔ شیخ حمزہ زین حفظہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

أَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ یَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّی أُصَلِّی اللَّیْلَ أَبَدًا ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَیْهِمْ ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِینَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّی لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لَكِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی .)) [1]

’’سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آئے، اور نبی رحمت ﷺ کی عبادت سے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کی تو اللہ نے پہلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار، اللہ کی قسم! میں تم میں سب کی نسبت زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔‘‘

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم: ٥٠٦٣.

نماز میں اعتدال کا حکم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ﴾ (لقمن: ١٩)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔''

[۲۸]...... ((عَنْ شَقِیْقٍ، قَالَ: اِنَّ حُذَیْفَةَ رَاٰی رَجُلًا لَا یَتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ: مَا صَلَّیْتَ، قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ)) [1]

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہ رکوع پوری طرح کرتا ہے نہ سجدہ، اس لیے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر تم مر گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔''

اخلاصِ نیت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝﴾ (البینة: ٥)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی نہایت درست دین ہے۔''

[۲۹]...... ((قَالَ شَدَّادٌ فَإِنِّی قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِی فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٧٩١۔ المشكاة، رقم: ٨٨٤.

فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ .))❶

''سیّدنا شداد بن اُوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا۔''

نماز میں تخفیف کا حکم

[۳۰]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ .))❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں۔ لیکن اکیلا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔''

نماز سے پہلے طہارت کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

❶ مسند أحمد: ٤/ ١٢٦ـ معجم كبير للطبراني، رقم: ٧١٣٩ـ مستدرك حاكم: ٤/ ٣٢٩، رقم: ٨٠٠٨ـ مجمع الزوائد: ١٠/٢٢١ـ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطول ماشاء، رقم: ٧٠٣.

أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَـٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ (المائدة: ٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو، تو اپنے چہروں کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرلو، اور اپنے پاؤں دونوں ٹخنوں تک دھولو، اور اگر تم ناپاک ہو تو پاکی حاصل کرو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے، یا تم نے بیویوں سے مباشرت کی ہو، اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو، پس اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر اس سے مسح کرلو، اللہ تعالیٰ تمہیں کسی تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا ہے، بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کرنا چاہتا ہے، تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔''

[۳۱]...... ((عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور چوری کیے ہوئے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔''

نماز سے پہلے مسواک کا حکم

[۳۲]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة، رقم: ٢٢٤.

أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ .))❶

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشکل نہ جانتا انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

تحیۃ المسجد کا حکم

[۳٤]...... ((عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ .))❷

''حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھا کرو۔''

نماز اول وقت میں ادا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء: ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک نماز مقررہ اوقات میں مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔''

[۳۵]...... ((عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا . ❸

''حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

❶ صحيح بخارى، كتاب الجمعة، رمق: ۸۸۷ـ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ۲۵۲.

❷ صحيح بخارى، كتاب الصلاة، رقم: ٤٤٤ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ۷۱٤.

❸ سنن ترمذى، كتاب مواقيت الصلاة، رقم: ۱۷۰ـ صحيح ابوداؤد، رقم: ٤۵۲ـ المشكاة، رقم: ۶۰۷ـ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوّل وقت میں نماز ادا کرنا۔''

اذان کا حکم اور فضیلت

قَالَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ ﴾ (الجمعة: ٩)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد رفرمایا: اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے، تو تم اللہ کو یاد کرنے کے لیے تیزی کے ساتھ لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، اگر تم سمجھتے ہو تو ایسا کرنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

[٣٦]...... ((فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی (یعنی وہ اللہ کا نام بلند کرنے کی وجہ سے مرتبے میں سب سے اونچے ہوں گے)''

نماز باجماعت کی فضیلت

[٣٧]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم ،كتاب الصلاة ، رقم: ٣٨٧ .

[2] صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم: ٦٤٥ .

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

نماز میں صف بندی کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴾ (الصّٰفّٰت: ۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔''

[۳۸]...... ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .)) [1]

''سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفیں برابر کرلو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں، اور (نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان سن کر) ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے، اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔''

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ (الکوثر: ۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

[۳۹]...... ((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۲۵.

اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ .)) ❶

''سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے اپنے ہاتھ اس طرح باندھے کہ دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھ کر، سینے پر رکھے۔''

نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾

(الفاتحة: ١-٧)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جو نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے۔ جو مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔''

[٤٠]...... ((عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .)) ❷

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔''

❶ صحيح ابن خزيمة، رقم: ٤٧٩۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ٧٥٦۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٣٩٤.

آمین بالجہر کی فضیلت

((وَ قَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ، أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ مَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً .))

''اورعطاء نے کہا: آمین دعا ہے، ابن زبیر اوران کے پیچھے کھڑے مقتدی آمین بآواز بلند کہتے کہ مسجد گونج اٹھتی۔''

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهٗ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام ''آمین'' کہے تو تم بھی آمین کہو، تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

نماز میں رفع الیدین کا حکم

[٤١]...... ((عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَ رَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ .))[2]

''نافع (استاد امام مالک) سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ٧٨٠ـ صحيح مسلم، رقم: ٤١٠ .

[2] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم:٧٣٩ .




ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع جاتے تو رفع الیدین کرتے، جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور اس حدیث کو ابن عمر نبی کریم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے تھے۔"

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحَابَتِه أَجْمَعِيْنَ، وَ تَابِعِيْهِمْ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.



فہرست آیات



فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ القرآن الكريم.

٢ـ الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، ترتيب الأمير علاء الدين علی بن بلبان الفارسی، (ت ٧٣٩هـ)، قدم له و ضبط نصه كمال يوسف الحوت، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، الطبعة الأولی ١٤٠٧هـ-١٩٨٧م.

٣ـ الإصابة فی تمييز الصحابة للحافظ ابن حجر العسقلانی، دار الكتاب العربی، بيروت، لبنان.

٤ـ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، و معه فتح الباری، المكتبة السلفية، دار الفكر، بيروت.

٥ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسی الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفی البابی الحلبی، القاهرة، ١٣٩٨هـ.

٦ـ الجامع الصغير فی أحاديث البشير النذير لجلال الدين السيوطی، دار الفكر، بيروت.

٧ـ السنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

٨ـ السنن لأبی محمد عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی (ت ٢٥٥هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان.

٩ـ السنن لعبدالله محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

١٠- السـنن الكبرى للإمام أبي بكر أحمد بن الحسن البيهقى (ت ٤٨٠هـ) ، دار الفكر ، بيروت .

١١- السنة للإمام محمد بن نصر المروزى ، دار الثقافة ، الرياض .

١٢- شـرح السـنة ، لـلإمـام البـغـوى ، تحقيق: شعيب الأرناؤط ، المكتب الإسلامى ، بيروت .

١٣- صـحيـح ابـن خـزيـمة لـلإمام محمد بن إسحاق بن خزيمة ، تحقيق: محمد مصطفى الأعظمى ، المكتب الإسلامى ، بيروت .

١٤- صـحيـح مسـلـم لـلإمـام مسـلـم بـن الـحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

١٥- مجمع الزوائد و منبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، ١٤٠٢هـ .

١٦- الـمستـدرك عـلى الصحيحين لأبى عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم الـنيسـابـورى (ت ٤٠٥هـ) طبـعة مـصورة عن الطبعة الهندية ، دار الكتاب العربى ، بيروت .

١٧- الـمسـنـد لـلإمـام أحـمـد بـن حـنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .

١٨- الـمسـنـد لأبـى داود الطيالسى: سليمان بن داود بن الجارود ، مطبعة مجلس دائرة المعارف ، الهند .

١٩- الـمـصـنف لأبـى بـكر عبدالرزاق بن همام الصنعانى (ت ٢١١هـ) ، تـحـقيـق: حبيـب الـرحـمـن الأعـظـمى ، المجلس العلمى ، الهند ، ١٣٩٠هـ .

٢٠- الـمـعـجـم الـكبيـر ، لـلـحافظ أبو القاسم الطبرانى ، تحقيق: حمدى السلفى ، وزارة الأوقاف العراقية ، الطبعة الأولى .